احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار ۵ شوال ۱۴۱۳ھ - ۲۹ امان ۱۳۷۲ ہش - ۲۹ مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۷۳

مالی قربانی

ایسی مالی قربانی نہ کریں جس کے نتیجہ میں خدا سے تعلق کم ہو۔ ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں آپ خدا کے پیارے بنتے چلے جائیں اور وہ آپ کا نگہدار ہو جائے۔ آپ کی ہر ضرورت کا کفیل ہو جائے۔ وہ اپنے ذمہ یہ لے لے کہ اس بندے کی ہر ضرورت میں پوری کروں گا۔ کیونکہ اس نے میری خاطر اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کر کے میرے حضور کچھ مالی قربانی پیش کی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

لجنہ اماء اللہ پاکستان کے ہال کا افتتاح عمل میں آگیا

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی

ربوہ: لجنہ اماء اللہ پاکستان کے وسیع و عریض ہال کا افتتاح یہاں ۲۷ مارچ ۱۹۹۳ء کو صبح دس بجے عمل میں آیا۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کے ذریعے افتتاح فرمایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب قریباً پونے دس بجے صبح تشریف لائے اور نو تعمیر شدہ ہال میں سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ دیگر بزرگان میں سے جو سٹیج پر تشریف فرما تھے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید و صدر مجلس انصار اللہ پاکستان۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل۔

تقریب کا آغاز محترم قاری محمد عاشق صاحب کی تلاوت سے ہوا جس کے بعد عزیز صاحبزادہ مرزا ناصر انعام احمد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم کلام

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

ترنم سے سنایا۔ اس کے بعد حضرت سیدہ اُم متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے تحریر کردہ تعارفی کلمات مکرم عبدالسمیع خان صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے پڑھ کر سنائے۔ جس میں حضرت سیدہ نے لجنہ کے دفاتر کے قیام کی ساری تاریخ بیان فرمائی اور بتایا کہ اس ہال کی تعمیر پر چوالیس لاکھ پچپن ہزار روپے خرچ ہوئے جن میں سے ساڑھے نو لاکھ روپے جماعتی اداروں نے عطیہ دیئے باقی ساری رقم پاکستان کی احمدی خواتین نے چندہ کر کے اکٹھی کی۔ چونکہ ۱۹۸۹ء میں ذیلی تنظیموں کے نظام میں تبدیلی کے بعد اب تمام لجنات براہ راست حضرت امام جماعت احمدیہ سے ہدایات حاصل کرتی ہیں لہٰذا غیر ملکی لجنات سے کوئی چندہ حاصل نہیں کیا گیا سوائے اسکے کہ چند لجنات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اس میں حصہ لیا جس میں لجنہ برطانیہ سرِفہرست ہے۔ اس ہال کی تعمیر کا آغاز ۲۰ فروری ۱۹۸۹ء کو ہوا اور مارچ ۱۹۹۳ء میں یہ پایۂ تکمیل کو پہنچا اسطرح اس کی تعمیر پہ قریباً ۴ سال کا عرصہ لگا۔ (حضرت سیدہ کی یہ تحریر مکمل طور پر علیحدہ بھی شائع کی جا رہی ہے)

حضرت سیدہ کی اس تحریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کرائی تقریب کے شرکاء میں ناظر صاحبان، وکلاء، افسران صیغہ، ذیلی تنظیموں کے سربراہان اور بعض دیگر معززین شامل تھے۔

افتتاحی تقریب کے بعد پر تکلف چائے پیش کی گئی جس کے بعد جملہ حاضرین نے گھوم پھر کر ہال کے مختلف حصے اور دفاتر لجنہ پاکستان دیکھے۔ ہال جدید انداز سے خوبصورت ڈیزائن میں بنایا گیا ہے۔ غربی جانب بڑا وسیع سٹیج ہے۔ اور شرقی جانب فراخ گیلری ہے۔ شرقی جانب اور غربی جانب مختلف کمرے ہیں۔ غربی جانب تہہ خانہ بھی ہے۔ سارا فرش چمکدار چپس کا ہے۔ ہر طرف سے ہوا اور روشنی کا عمدہ انتظام ہے۔ اندر آنے جانے کے کئی خوبصورت دروازے ہیں۔ عمومی رنگ میں لجنہ ہال طرز تعمیر کا ایک دلکش شاہکار ہے اور احمدی خواتین بجا طور پر اس خوبصورت عمارت کی تعمیر پر مبارکباد کی مستحق ہیں۔ اس کا نقشہ مشہور احمدی آرکیٹیکٹ مکرم شفیق صاحب نے بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس ہال کو برکتوں اور فضلوں سے معمور کر دے اور لجنہ کی خدمات کو قبول فرمائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے فرمایا:-

"اگر وہ اُن الٰہی برکتوں کا احساس رکھیں جو تحریک جدید میں معمولی اور حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے ہم نے حاصل کی ہیں۔ اگر وہ دینِ حق کی ضرورت کو پہچانیں اور یہ یقین رکھیں کہ ضرورتِ وقت سے شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں جو ہم دے رہے ہیں۔ لیکن جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ ہمیں دینا چاہیئے تاکہ جو ہم نہیں دے سکتے اور جس کی ضرورت ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی برکت سے پورا کرے پس وعدوں کے لکھوانے کی طرف فوری توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مجھے بھی اور آپ کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور ان کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۳ مئی ۱۹۶۹ء)

درخواست دعا

○ مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت کے بیٹے عزیزم لقمان احمد صاحب بعمر ۱۹ سال اپنی پیدائش سے ہی مرگی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ مورخہ ۳ مارچ ۹۳ء کو شام آٹھ بجے گھر کے قریب دارالصدر جنوبی میں مرگی کا شدید دورہ پڑنے سے زمین پر گرے۔ منہ میں شدید چوٹیں آنے کے باعث عزیزم کے چھ دانت نکالنے پڑے اور منہ کیساتھ دونوں طرف چھ سات ٹانکے لگانے پڑے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔

احباب جماعت سے خصوصیت کیساتھ عزیز لقمان احمد صاحب کی کامل شفایابی اور مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید کی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم حبیب اللہ باجوہ صاحب مربی سلسلہ کی والدہ صاحبہ کی حالت فالج کے حملہ کے بعد بہت ہی تشویشناک ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے) ۱۶-۱۷ مارچ کی درمیانی شب لاہور میں انتقال کر گئیں ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔ ان کی میت مکرم حفاظت الرحمٰن صاحب اور مکرم بشیر احمد قریشی صاحب لاہور سے ربوہ لائے۔ جہاں دارالضیافت میں محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید (موصوفہ جنکی دوسری والدہ تھیں) نے جنازہ پڑھایا۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اور قبر تیار ہونے پر محترم صوفی صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹۔ امان ہش ۱۳۷۲ ـ ۲۹۔ مارچ ۱۹۹۳ء

خُدا سے پیار

انسان کو سب سے زیادہ دُکھ اس وقت ہوتا ہے جب کوئی ایسی چیز جس سے وہ بے انتہا پیار کرتا ہو۔ اس کے ہاتھ سے نکل جائے۔ وہ اس سے محروم ہو جائے اور محروم بھی اس طرح ہو کہ پھر وہ اسے مل ہی نہ سکے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے وہ پیار کرتا ہے ہمیشہ اس کے پاس رہے۔ اگرچہ "ہمیشگی" کے متعلق تو وہ خود بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس کی اپنی "ہمیشگی" کب تک ہے۔ وہ خود کب تک جیئے گا۔ اور اپنی پیاری چیز کو کب تک اپنے پاس رکھ سکے گا۔ اس کا بھی تو امکان ہے کہ وہ پیاری چیز تو موجود ہو لیکن وہ خود نہ رہے۔ لیکن بہر حال اس بات سے انکار نہیں کہ اسے اپنے رہنے یا نہ رہنے کا علم نہ ہونے کے باوجود وہ اپنی پیاری چیز کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے۔

اولاد اور مال کو جو فِتنہ کہا گیا ہے۔ تو یہ بات کچھ تھوڑے سے غور کے بعد ہی سمجھ آتی ہے۔ کیونکہ عام حالات میں تو اولاد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور مال اس کا فضل۔ انسان نہ اولاد سے بھاگتا ہے اور نہ مال کو بے وجہ پرے پھینکتا ہے۔ ان دونوں کو گلے سے لگا کر رکھتا ہے۔ وہ یہ بات بھی بھول جاتا ہے کہ اولاد بھی خدا کی دی ہوئی ہے۔ اور مال بھی۔ اور وہ یہ چیزیں واپس بھی لے سکتا ہے۔

ان دونوں کے فِتنہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان انہی کا ہو کر رہ جائے۔ اولاد کا اور مال کا۔ اور باقی سب کچھ بھول جائے۔ اور سب سے پہلے تو وہ خدا ہی کو بھولتا ہے۔ تو پھر اس کی یہ پیاری چیزیں اس کے لئے وبالِ جان بن جائیں گی۔ وہ ان کی عدم موجودگی پہ اس قسم کا واویلا کرے گا کہ دیکھنے والے حیران ہونگے اور اس کی عقل پہ چار چار آنسو روئیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کی پیاری چیز اس سے کبھی جدُا نہ ہو تو اس کا یہ طریق نہیں کہ وہ جسے پیاری سمجھتا ہے اس کے متعلق یہ خواہش کرے۔ بلکہ اس کا اصل طریق یہ ہے کہ وہ پیار ہی اس سے کرے جو چیز کبھی اس سے جُدا ہو ہی نہیں سکتی۔ دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے وہ چیز موجود رہے اور اس طرح اس کا پیار بھی موجود رہے بلکہ ہر حال میں اس کی موجودگی اس چیز کو اور بھی زیادہ پیاری بنا دے گی۔

اور ہمیشہ رہنے والا اور ہمیشہ ساتھ دینے والا تو خدا ہے۔ وہی ہماری سب سے زیادہ پیاری چیز کیوں نہ ہو۔

کون جانے کون جائے گا کہاں تک ساتھ ساتھ
کون جانے کون کس سے کس جگہ ہوگا جُدا
خیر جو ہونا ہے ہو جائے اسے روکے گا کون
اے خدا تو ساتھ رہیو بس یہ ہے اپنی دُعا

ابوالاقبال

خود اپنی اصلاح کروں تو پھر دوجے سے بات کروں
استغفار مَیں صبح کروں اور استغفار مَیں رات کروں

گود میں بھر کے پیار کروں مَیں سَر دیکھوں اور خار چُنوں
تو مِل جائے یا ربّی تو خاطر مدارات کروں

خشک آنکھوں سے نیر بہاؤں چہرے پر مُسکان سجاؤں
دل سے دل کی بات چھپاؤں کیا کیا کرامات کروں

چاند نہ جانے گھومتا گھامتا کب جانے؟ کیا بات کہے؟
تم آؤ یا مَیں پہنچوں تو سامنے بیٹھ کے بات کروں

مجھ جیسی حساس کی خاطر ہر پہلو، ہر کروٹ دُکھ ہے
خُون کے گھونٹ پیوں غم کھاؤں یونہی گذر اوقات کروں

حادثے، قتل، اِغواء اور ڈاکے سیلِ آب اور قحط رجل
دیکھوں اس دنیا کی سزائیں اور وردِ آیات کروں

کِس کے سامنے بیٹھ کے بولوں وہ سب کچھ جو سوچتی ہوں
کِس کو بالکل اپنا سمجھوں کس سے دل کی بات کروں

مجھ کو علم ہے کہ مَیں کیا ہوں اپنے حال پہ شرمندہ ہوں
پھر کِس گُن پر اتراؤں اور فخر و مباہات کروں

امۃ الباری ناصر

مجاہدینِ تحریک جدید کی تعداد بڑھائی جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع ایدہ اللہ) نے فرمایا۔

"دوسرا خاص قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ صرف چندے بڑھانا ہمارا مقصد نہیں بلکہ چندہ دینے والوں کی تعداد بڑھانا اوّلیت رکھتا ہے۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوتی چلی جارہی ہیں۔ خدا ہمارے کام کی توفیق کے ساتھ خرچ بھی مہیا کرتا چلا جاتا ہے۔ اور جتنے جتنے مخلصین کام کرنے کے لئے مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ایسی ضرورتیں سامنے آجاتی ہیں جن میں وہ خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ تجربہ کی روشنی میں میرا یہ کامل ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے کام کی توفیق کو بڑھائے تو خدا تعالیٰ انہیں پورا کرنے کے لئے ضرور بڑھائے گا۔۔۔۔ ہمیں اس بات پر زور دینا چاہئے کہ چندہ دہندگان کی تعداد بڑھتی رہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۸۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

این خاکِ تیرہ را تو خود اکسیر کردۂ
بود آں جمالِ تو کہ نمود است احسنم

اس سیاہ مٹی کو تُو نے خود اکسیر بنا دیا وہ صرف تیرا ہی جلال ہے جو مجھے اچھا لگا

این صیقل دلم نہ بزہد و تعبّد است
خود کردۂ بلطف و عنایات روشنم

یہ میرے دل کی صفائی زہد اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے نہیں بلکہ تُو نے مجھے آپ اپنی مہربانیوں سے روشن کر دیا ہے

صد منّتِ تو ہست بریں مشتِ خاکِ من
جانم رہینِ لطفِ عمیم تو ہم تنم!

مَیں ایک مشتِ خاک ہوں جس پر تیرے سینکڑوں احسان ہیں تیری مہربانیوں سے میرا جسم و جان زیر بار ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک طرف تو انسان کی کیفیت کو بیان فرماتے ہیں کہ وہ سیاہ مٹی سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے۔ سیاہ مٹی ہی سے اس کا خمیر اٹھتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں میں تو دراصل سیاہ مٹی ہوں۔ لیکن تو نے اپنے فضل سے مجھے خود اکسیر بنا دیا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ یہ صرف تیرا ہی جمال (خوبصورتی) ہے جو مجھے سب سے اچھی چیز لگی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میرے دل کی صفائی میرے اپنے زہد اور کثرت عبادت کی وجہ سے نہیں ہے۔ جیسا کہ عام طور پر لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ جو عبادت کرتے ہیں اس کی وجہ سے ان میں اور ان کے دل میں صفائی پیدا ہوئی ہے۔ حضور فرماتے ہیں میرے ساتھ ایسا نہیں ہے۔ میں یہ بات ہرگز کہنے کے لئے تیار نہیں کہ میرے اپنے زہد اور میری عبادت گذاری نے مجھے بہتر بنا دیا ہے اور میرے دل کو ایک طرح سے چمکا دیا ہے۔ یہ تو تیری اپنی عنایات ہیں۔ تو نے اپنے فضل سے، اپنے رحم و کرم سے۔ میرے دل کو روشن کر دیا ہے۔ یہ میری اپنی وجہ سے نہیں بلکہ تیری عنایات کا کرشمہ ہے۔ حضور فرماتے ہیں میں ایک مشتِ خاک ہوں اور مناسب ہے کہ انسان اپنے متعلق یہی کچھ کہے لیکن تو نے مجھ پر بہت زیادہ احسان کئے ہیں۔ باوجود اس کے کہ میری کوئی حیثیت نہیں لیکن تیرے فضلوں نے مجھ پر احسان پر احسان کیا ہے اور ان احسانوں کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ میرا جسم اور میری جان تیری مہربانیوں کے زیر بار ہیں۔ گویا کہ ایک طرف حضور نے انسان کی اصلیت کو پیش کیا ہے۔ وہ خاک تیرہ سے بڑھ کر کچھ نہیں اور اسی طرح وہ مشتِ خاک ہے اور اس سے زیادہ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال کا ذکر کرتے ہوتے اس نے محبت کے سلوک کو پیش کیا ہے اور اس کے فضل و کرم کو اس صورت میں بیان فرمایا ہے کہ اس خاکِ تیرہ کو اکسیر کرنے والا وہی وجود ہے۔ اسی کی خوبصورتی جب اپنی کرنیں انسان پر ڈالتی ہے تو یہ خاکِ تیرہ روشن ہو جاتی ہے۔ اگر انسان سمجھے کہ یہ سب کچھ اس کی اپنی عبادت گزاری اور اس کے زہد کا نتیجہ ہے تو یہ اس کی سب سے بڑی غلطی ہوگی۔ دراصل اللہ تعالیٰ خود انسان پر لطف کرنے کے لئے اس پر فضل اور احسان کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے اور اسے روشنی عطا کر دیتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں تو ایک مشتِ خاک ہوں مجھ پر تو نے بے شمار احسان کئے ہیں۔ اور تیرے ان احسانوں کی وجہ سے میری جان اور میرا بدن دونوں تیرے زیر بار ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسی آنکھیں اور ایسا دل عطا کرے جو اس کے جمال کو دیکھے۔ اور ہر خوبصورتی سے بڑھ کر اسی کی خوبصورتی اسے نظر آئے وہ اپنے فضل سے ہمارے جان و دل کو روشنی عطا کرے اور ہماری مشتِ خاک پر احسانوں پر احسان کرتا چلا جائے۔ اور ہم ہمیشہ یہ محسوس کریں کہ ہماری جان اور ہمارا دل اور حقیقت میں ہمارا سارا وجود اس کے احسانوں کے زیرِ بار ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

علمی مسائل

میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اس نے (-) کے لئے مختلف قسم کی قیود لگا دی ہیں تاکہ بنی نوع انسان ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں اور پیشتر اس کے کہ وہ کسی عذاب میں مبتلا خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کر کے اس کی رضا حاصل کر لیں اور عذاب سے محفوظ رہیں۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئیے کہ عذاب ہمیشہ دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک تو شرعی عذاب ہوتے ہیں اور ایک طبعی عذاب ہوتے ہیں۔ شرعی عذاب اسی وقت آتا ہے جب لوگ خدا تعالیٰ کے کسی رسول کی (-) کریں۔ مگر طبعی عذاب کے لئے یہ کوئی شرط نہیں۔ بلکہ جو قوم بھی ترقی کے اُن اسباب سے غافل ہو جائے گی جو خدا تعالیٰ نے مادی عالم میں مقرر کئے ہوئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عام قانون کے ماتحت خود بخود ہلاک ہو جائے گی۔ جیسا کہ آج تک نقشہ عالم پر ہزاروں قومیں (-) مگر پھر ایک وقت ایسا آیا جب وہ کمزوری اور انحطاط کا شکار ہوتے ہوتے مٹ گئیں اور صفحہ عالم پر ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔ ان قوموں کی ہلاکت اور بربادی خدا تعالیٰ کی محبت کی کمی یا اس کے رسولوں کے انکار کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ اس لئے ہوئی کہ انہوں نے ترقی کے ان قوانین کو نظر انداز کر دیا جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جاری کئے ہوئے ہیں۔ ان دونوں قسم کے عذابوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی مختلف آیات میں ذکر فرمایا ہے۔ شرعی عذابوں کے متعلق تو فرماتا ہے (-) یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے جب تک اس کی طرف اپنا کوئی رسول نہ بھیجیں۔ جب رسول کے آنے کے بعد اس قوم پر اتمامِ حجت ہو جاتی ہے۔ اور وہ انکار اور تکذیب میں بڑھتی چلی جاتی ہے تو آخر اس قوم کی تباہی کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ عذاب کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہ شرعی عذاب ہے جو ماموروں کی تکذیب کے نتیجہ میں قوموں پر آتا ہے۔ جس کے متعلق پہلے سے پیشگوئیوں میں خبر دے دی جاتی ہے۔ یا غیر معمولی طور پر دنیا میں ایسی بلاؤں اور آفات کا ظہور ہونے لگتا ہے جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ مثلاً یکدفعہ زلزلوں پر زلزلے آنے شروع ہو جاتے ہیں یا بیماریاں، قحط، لڑائیاں اور دوسری قسم کے مصائب ایک ہی وقت میں اس طرح جمع ہو جاتے ہیں کہ لوگوں میں ایک شور بپا ہو جاتا ہے اور ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ یہ غیر معمولی حوادث ہیں۔ ان شرعی عذابوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں (-) کہ یہ عذاب وقفہ وقفہ کے بعد آتے ہیں تاکہ جو لوگ عذاب کے ان متواتر جھٹکوں سے بیدار ہو سکیں وہ بیدار ہو جائیں اور کلی تباہی سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس قانون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے (-) یعنی جب ہم لوگوں کو کسی دکھ اور مصیبت کے بعد اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ جھٹ ہمارے نشانوں کے متعلق کوئی نہ کوئی مخالفانہ تدبیر شروع کر دیتے ہیں تو انہیں کہہ دے کہ اللہ کی تدبیر بہت ہی جلد کارگر ہوا کرتی ہے اور تم جو تدبیریں کرتے ہو ہمارے فرستادے انہیں لکھتے رہتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ہمارا عذاب کبھی یک دم نازل نہیں ہوتا بلکہ پہلے عذاب کا ایک جھٹکا آتا ہے جسے کچھ عرصہ کے بعد دُور کر دیا جاتا ہے تاکہ لوگ توبہ سے کام لیں اور اپنے مظالم اور گناہوں سے باز آ جائیں لیکن بدسرشت لوگ پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے وہ عذاب کے وقت تو کسی قدر ڈر جاتے ہیں مگر جب عذاب میں کمی واقع ہوتی ہے پھر ہمارے کلام اور احکام کے خلاف اپنی تدابیر شروع کر دیتے ہیں۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کی تدبیر تو بہت جلد نافذ ہو جاتی ہے مگر وہ خود ہی لوگوں پر احسان کرتے ہوئے اپنی تدبیر کو روکے رکھتا ہے کیونکہ نہ تو اسے لوگوں کے کام بھول سکتے ہیں کہ اسے فوراً بدلہ دینے کی ضرورت ہو اور نہ سزا دینے میں اسے مشکل پیش آتی ہے کہ وہ سمجھے کہ اگر اس وقت میں نے سزا نہ دی تو بعد میں مشکل پیش آ جائے گی۔ وہ ہر وقت سزا دے سکتا ہے اور کوئی بات بھی اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں

باقی ص۔ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــ نون۔ سین

روس / ریفرنڈم۔؟

روس کے صدر بورس یلسن نے بدھ کے روز کہا کہ اگر روس کی سیاسی پارٹیوں نے موجودہ بحران کو ختم نہ کیا اور اپنے اختلافات دور نہ کئے تو روس چھوٹی چھوٹی ہمیشہ لڑنے جھگڑنے والی ریاستوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھ کر متحد ہو جائیں اور انتہائی شدید رویہ اختیار نہ کریں۔ یہ مسٹر یلسن نے کریملن میں خواتین کے ایک گروپ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا جیسا کہ قارئین جانتے ہیں صدر یلسن پارلیمنٹ کے چیئرمین سے اس بات پر برسرِ پیکار ہیں کہ اس بات کا فیصلہ کیا جائے کہ ملک کا صحیح معنوں میں سربراہ کون ہے۔ صدر یا پارلیمنٹ۔ چیئرمین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اگر صدر کو قوت کا مرکز سمجھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ "ملک ڈکٹیٹرشپ کی طرف رواں دواں ہے۔" عنقریب کانگریس آف پیپلز ڈیپٹیز کا اجلاس ہونے والا ہے اور موجودہ بحران نے ملک کو تقریباً مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ میں بحث کرتے ہوئے اراکین کا میلان ہرگز اس طرف نہیں ہوگا کہ ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو ملک ۵۰ سے لے کر ۶۰ چھوٹی چھوٹی مقتدر ریاستوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اور یہ ریاستیں ہمیشہ آپس میں لڑتی جھگڑتی رہیں گی۔ انہوں نے پارلیمنٹ کو اس بات کی دھمکی دی ہے کہ اگر ان کی بات نہ مانی گئی تو وہ انتہائی اقدام جو بھی وہ کر سکتے ہیں کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ ایمرجنسی لگانے کے لئے تیار ہیں۔ مزید انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس نے ان کے دستوری ریفرینڈم جو اپریل میں ہوگا کو منسوخ کر دیا تو وہ از خود لوگوں سے رائے طلب کریں گے کہ روس میں حقیقی طور پر سر اقتدار کون ہے۔ اناطولی سلیوا جو صدر کی قانونی مشاورت کمیٹی کے ڈپٹی لیڈر ہیں نے بدھ کے روز اس بات پر زور دیا کہ کانگریس کو ہرگز اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ وہ صدر کی تجویز برائے ریفرینڈم کو منسوخ کر دے مزید یہ بتایا گیا ہے کہ روس کے بحران کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں کی فوج امور خارجہ کی پالیسی کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ یلسن نے سیکورٹی کونسل کو بتایا ہے کہ اب آخری فیصلے میں کسی قسم کی دیر نہیں ہونی چاہیئے ورنہ ملک کو خاصا نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔

وزیراعظم جان میجر

برطانوی وزیراعظم جان میجر کو اپنا دفاع کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ کیونکہ لیبر پارٹی نے کہا کہ انہوں نے ۱۹۸۰ء کی صنعتی پالیسیوں پر جو مارگریٹ تھیچر کی حکومت نے تشکیل دی تھیں تنقید کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اپنے پیش رو پر حملہ کر رہے ہیں۔ جان سمتھ جو لیبر پارٹی کے لیڈر ہیں نے نہایت شدت کیساتھ جمعرات کے روز جان میجر کو پارلیمنٹ میں جواب دیئے اور انہوں نے کہا کہ جان میجر بیرونس تھیچر کی پالیسیوں پر اعتراض کرنے کی وجہ سے اپنے پیش رو کی مذمت کر رہے ہیں جمعرات کے روز انڈیپینڈنٹ اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے میجر نے کہا کہ انہوں نے ۱۹۸۰ء میں سروس سیکٹر کی طرفداری کرتے ہوئے کبھی یہ نہیں کہا کہ صنعت کاری کو نچلا درجہ دیا جائے۔ لیبر پارٹی نے انہی الفاظ کو اچک لیا اور کہا کہ یہ تھیچر کی پالیسیوں پر تنقید ہے اور ایک حملے کی صورت رکھتی ہے۔ وزیراعظم نے اس بات پر اصرار کیا کہ مسٹر سمتھ مخالف پارٹی کے لیڈر کی غلط راہنمائی کی گئی ہے۔ اور اس غلط راہنمائی کی ذمہ دار اخباری رپورٹیں ہیں جنہوں نے لیبر بینچوں میں تمسخر کی صورت پیدا کر دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لیڈی تھیچر نے برطانوی صنعت کو لیبر پارٹی سے کہیں زیادہ ترقی کے سامان فراہم کئے۔ میجر کے وہ ریمارکس جو صنعت کاری کے متعلق زیر تنقید آئے انہوں نے کہا کہ اس بات سے انہیں کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ ۱۹۸۰ء میں ایسی کوئی بات ہوئی ہو انہوں نے کہا کہ میں اس وقت اپنے خیالات کا پوری طرح اظہار نہ کر سکا۔ لیکن اب میں اس پوزیشن میں ہوں کہ اپنے خیالات کو بھرپور انداز میں پیش کروں مسٹر سمتھ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ کا اس بات سے کیا مطلب ہے۔ کہ لیڈی تھیچر کی انتظامیہ میں آپ اقلیت سے تعلق رکھتے تھے۔ میجر نے جواباً کہا اگر آپ نے سارا مواد دیکھا ہوتا تو آپ کو پتہ چل جاتا کہ جو سوال اس وقت پیش کیا گیا تھا وہ اتنا اہم نہیں تھا۔

یوروپی پارلیمنٹ

ساؤتھ ایشیا ڈیلیگیشن برائے یورپی پارلیمنٹ کی چیئرپرسن مس اینتا پولک نے بتایا ہے کہ یوروپین پارلیمنٹ میں جو بحث تمحیص ہوئی ہے اس کے نتیجہ میں کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ چند ماہ میں یوروپین پارلیمنٹ کشمیر کے متعلق ایک سیمینار منعقد کرے گی۔ اس سیمینار میں مقبوضہ کشمیر کی موجودہ حالت کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔ یہ بات مس پولک نے پاکستان کے قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب خان کو بتائی۔

یوروپین پارلیمنٹ کو اس بات پر تشویش ہے کہ جموں اور کشمیر کے حالات معلوم کرنے کے لئے وہاں کسی عالمی تنظیم کو جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ جانیں تلف ہو رہی ہیں مکانات کو آگیں لگائی جا رہی ہیں نوجوانوں پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ اور عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ بہت سے کشمیری یہاں سے دوسرے علاقوں میں مہاجر بن گئے ہیں۔

یوروپین پارلیمنٹ کے دو اجلاس ہوئے اور ان میں مختلف امور جن پر گفتگو ہوئی ان میں کشمیر بھی شامل تھا۔ پاکستانی قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کی خواہش ہے کہ وہاں امن قائم ہو اور اس سارے علاقے میں استحکام ہو۔ اور ہمسایوں کے تعلقات ایک دوسرے سے بہتر ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر کا مسئلہ حل ہو جانے کے بعد اس بات کا قوی امکان ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔

کشمیر کے معاملے کے علاوہ اس علاقے کی اقتصادیات بھی زیر بحث آئی اور اسی طرح جوہری توانائی کا معاملہ بھی زیر غور آیا۔ اقلیتوں کے حقوق پر بھی بات ہوئی اور خواتین کے سماج کے کاموں میں حصہ لینے کے متعلق بھی بہت کچھ کہا گیا۔ مزدوروں اور نوکروں کے حقوق کے سلسلے میں بھی غور کیا گیا۔ اسی طرح پاکستان اور یورپ کی آپس میں تجارت کا معاملہ بھی پیش ہوا۔

اسی دوران نیویارک میں ڈاکٹر عطیہ عنایت اللہ جو کشمیریوں کے ایک سہ رکنی وفد کی سربراہی کر رہی ہیں نے جمعہ کے روز کہا کہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں عورتوں کی جو بے حرمتی کی جا رہی ہے وہ بالکل ویسی ہی ہے جیسی کہ بوسنیا کی عورتوں کی سرب لوگوں کے ہاتھوں ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ مقابلہ اس لئے کر رہی ہوں تاکہ آسانی سے سمجھا جا سکے کہ کشمیر میں مسلمان عورتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر عطیہ عنایت اللہ نے یہ باتیں اس وقت کہیں جب وہ کولمبیا یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب کر رہی تھیں۔ اس خطاب کا انتظام یونیورسٹی کی ساؤتھ ایشیا انسٹی ٹیوٹ اور حقوق انسانی کے مرکزی دفتر نے کیا تھا۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرم محمد انور کشمیری صاحب۔ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ سے لکھتے ہیں:

بہت دنوں سے خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن حوصلہ ساتھ نہیں دے رہا تھا سب سے پہلے میں کارکنان الفضل کو جن کی محنت اور لگن سے ہم تک الفضل پہنچتی ہے مبارکباد دیتا ہوں خصوصاً ان صاحب کو جو ربوہ میں صبح سویرے فجر سے پہلے اتنی سردی میں ہم تک الفضل پہنچاتے ہیں بہت بہت ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اگرچہ شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

الفضل کا سرورق روزانہ بانی جماعت احمدیہ کے ارشادات اور بہت سی قیمتی باتوں سے مزین ہوتا ہے۔ اگر ہمارے قارئین صرف الفضل پڑھ کر یہ ارادہ کریں کہ ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہوں گے تو وہ یقیناً اپنے اندر سعید روح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ کی نظمیں بھی بہت پیاری ہوتی ہیں

"اس سال کو انسانیت کی فلاح کا سال بنائیں" (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اس طرح کی چھوٹی چھوٹی سرخیوں میں حضور کے ارشادات جو الفضل کی زینت

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرمہ فریحہ افضل صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ سے لکھتی ہیں:

اُمید ہے آپ خیریت سے ہوں گے اخبار "الفضل" کی میں مستقل قاری ہوں۔ کچھ عرصہ قبل اخبار میں یہ چھپا تھا کہ اخبار کیلئے لکھیں مگر آپ نے یہ وضاحت نہیں کی کہ کیا لکھیں کس قسم کے موضوعات پر قلم اٹھایا جائے۔ کیونکہ "الفضل" میں "ایک چھوٹی سی بات" "یادِ رفتگان" وغیرہ ہی میں دوسروں کے مضامین چھپتے ہیں۔ یا کسی اخبار میں چھپنے والے مضمون یا خط کا ترجمہ شائع ہوتا ہے۔ کیا کسی بھی کتاب جو پڑھی ہو اس کا خلاصہ لکھ کر بھیجا جا سکتا ہے۔ یا کسی بھی دینی موضوع پر قلم اٹھایا جا سکتا ہے؟ اس کے علاوہ سیاسی اور بین الاقوامی موضوعات پر بھی لکھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اسکی اگر تفصیل سے وضاحت کر دیں تو بہت مہربانی ہوگی۔

میرے خیال میں ان شخصیات جنھوں نے سلسلہ کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دیں انکے حالات زندگی کا ایک جائزہ ضرور شائع ہونا چاہیئے تاکہ نئی نسل اپنے بزرگوں کی خدمات سے واقف ہو اور اس میں بھی کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ اگرچہ کتابوں میں ہے۔ مگر بہت کم لوگ کتابیں پڑھتے ہیں جبکہ اخبار کا مطالعہ اکثریت کر لیتی ہے۔

کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہفتہ میں ایک آدھ دن مخصوص کر لیا جائے۔ جب ان بزرگان کے حالات شائع ہوں۔ اسی طرح عربی زبان سے واقفیت دلانے کے لئے گرامر اور بنیادی قواعد پر مضمون شائع کئے جائیں ہفتے میں دو تین سبق گرامر کے دیدیئے جائیں تو بہتوں کا بھلا ہو جائے گا۔ اگرچہ کتابیں وغیرہ ہیں مگر کتابیں وغیرہ اتنے زیادہ لوگ نہیں پڑھتے جبکہ اخبار روز کا روز پڑھا جاتا ہے۔ ویسے بھی عربی گرامر کی کسی بہت اچھی کتاب کا نام بتا دیں۔ اور یہ کہاں سے دستیاب ہوگی۔ ایک اور بات یہ پوچھنی تھی کہ سلسلہ کی کتب اگر خریدنی ہوں تو کہاں سے مل جاتی ہیں۔ میں نے تو اپنے طور پر کوشش کر لی مگر ناکامی ہوئی۔ کچھ کتابیں مثلاً "سیرت حضرت سیدہ اماں جان" "سیرت حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ" وغیرہ۔ پھر ایک کتاب ہے جس کا نام مجھے یاد نہیں۔ پاکٹ سائز مگر بہت موٹی ہوتی ہے نام کچھ ہے شاید "احمدیہ پاکٹ سائز ......" اس میں احمدیت کے عقائد اور مختلف اعتراضات کا جواب تفصیل میں ہے۔ سنا ہے کہ اب یہ کتابیں شائع نہیں ہوتیں۔

آپ نے کہا تھا کہ خط لکھتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ دیں تو یہ ممکن نہیں کیونکہ میں آج کل ربوہ آئی ہوئی ہوں اور ویسے گوجرانوالہ رہتی ہوں۔ وہاں گھر جو اخبار آتی ہے اس کا خریداری نمبر یاد نہیں۔ جب کہ ربوہ میں اخبار جو آتی ہے اس پر خریداری نمبر نہیں لکھا ہوتا۔

اللہ تعالے ہمیشہ آپ کو اپنی اماں میں رکھے اور ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔ اخبار "الفضل" آپ کی راہنمائی میں دن بدن ترقی کرے اللہ تعالے آپ کو آپ کی خدمات کی بہترین جزا دے۔

آپ جس مضمون پر چاہیں لکھیں۔ قابل اشاعت تحریر ہوئی تو خدا کے فضل سے ضرور شائع کی جائیگی۔ کیا آپ نے نظارت اشاعت ربوہ کو خط لکھا ہے۔ خریداری نمبر کی صرف اس صورت میں ضرورت پیش آتی ہے جب چندہ ارسال کیا گیا ہو۔ مضامین کے لئے نہیں۔

(ادارہ)

مکرم مغفور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ خوشاب سے لکھتے ہیں:

۲۷ فروری کا الفضل آج میرے سامنے ہے یوں تو آپ کی صحافتی زندگی کی جھلک میں نے خود بھی جب آپ کی معیت میں رسالہ تحریک جدید میں ایک سال سے زائد عرصہ تک خدمت کی توفیق ملی مشاہدہ کی تاہم افسوس ہوا اور شرمندگی بھی کہ کتنے پہلو باوجود قریب رہنے کے پوشیدہ رہے بلاشبہ یہ ہماری تاریخ کا حصہ ہیں اور میں پہلے بھی محسوس کرتا تھا اب اس احساس میں شدت پیدا ہو گئی کہ جماعت کے کتنے بزرگ ہیں جنہوں نے تاریخی کارنامے سرانجام دیئے ہوں گے جو تاحال تحریر میں نہ لائے جا سکے ہوں گے کاش دوسرے بھی آپ کی تقلید کریں جو آئندہ نسل کے لئے تربیت و راہنمائی کا باعث بنیں گے۔ کاغذی ہے پیرہن تو ہمیشہ ہی نئے رنگ کے ساتھ لاجواب ہوتا ہے۔

مورخہ ۱۰ فروری کو خاکسار اپنے ضلع خوشاب کے مربیان کو ساتھ لے کر محترم حضرت مولانا محمد حسین صاحب رفیق حضرت اقدس کی زیارت کے لئے لاہور گیا ملاقات ہوئی بہت سی باتیں ہوئیں بڑی پیاری نصائح سُنیں مربیان کو اور نصیحتوں کے ساتھ ایک نصیحت یہ فرمائی کہ کبھی اپنے علم پر گمان نہ کرو۔ بعض اوقات بڑی یاد باتیں بھی بھول جاتی ہیں۔ مگر خدا کے آگے جھکنے سے راہنمائی حاصل ہوتی ہے .... اور بھی بہت سی باتیں۔ صحت خدا کے فضل سے اچھی تھی تاہم جسم میں وہ خود کمزوری محسوس کرتے ہیں اور فرماتے تھے کہ سو سال سے دو ماہ اوپر ہو گئے ہیں اب میرے لئے دُعا خصوصیت سے کریں۔ اسی خط کے ذریعہ آپ کو بھی حضرت مولانا صاحب کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ اللہ اس بابرکت وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔

واپسی پر محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ محترم چوہدری صاحب کے ساتھ خاکسار کو چھ سال تک بطور مربی حلقہ و مربی ضلع کام کرنے کا موقع ملا۔ نہایت شفیق منکسر المزاج نافع الناس ولی اللہ بزرگ ہیں۔ گذشتہ دنوں کمزوری کے باعث گر گئے تھے۔ سر پہ چوٹ کی وجہ سے ورم تھا اور چہرہ بھی خاصا متورم ان کے لئے بھی دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہر دو مفید وجودوں کو کامل صحت کے ساتھ لمبی فعال زندگی عطا فرمائے

مکرم منور احمد صاحب فضل۔ دارالیمن غربی ربوہ سے لکھتے ہیں:

آپ کے اخبار میں ہر ہفتہ کھیل اور کھلاڑی کا کالم شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں اکثر اعداد و شمار کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ ۲۴۔ فروری کو محترم ابراہیم صاحب نے ۱۶ تاریخ کو ہی پاکستان کو فائنل میں پہنچا دیا تھا۔ حالانکہ اس کا فیصلہ ۲۳۔ فروری کو ہوا۔ اسی طرح اس مرتبہ ۸۔ مارچ کی اخبار میں پہلے تو پاکستانی ٹیم کا سکور ۱۸۷ کی بجائے ۱۹۷ لکھا گیا۔ پھر جاوید میانداد اور شعیب محمد کو پہلی پہلی بال پر بولڈ کرا دیا گیا۔ حالانکہ صرف شعیب محمد ہی بشپ کی گیند پر بولڈ ہوئے تھے جبکہ میانداد چند گیندیں کھیل کر بشپ کی گیند پر L.B.W ہوئے تھے۔

اس کے علاوہ بریڈمین کو دنیا کا گرٹر لکھا گیا۔ حالانکہ یہاں "دنیا کے بہترین کرکٹر" لکھنا چاہیئے تھا۔ یہ شائد ادارہ کی غلطی ہے۔ کوشش کریں کہ مکمل اور درست معلومات درج ہوں تاکہ اگر کوئی حوالہ دے تو یہ کہہ سکے کہ الفضل میں لکھا ہے۔ اور اگر ایسا لکھا ہوگا جیسا کہ اب تک ہو رہا ہے تو معلومات قابلِ اعتبار نہ ہوں گی۔

مکرمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ۔ دارالعلوم ربوہ سے لکھتی ہیں:

سیفی صاحب! میں خط دیر سے لکھنے کی معذرت چاہتی ہوں۔ یہ دیر صرف میرے رزلٹ کے دیر ہو جانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ مجھے اس بات کا اچھی طرح سے احساس تھا کہ جب بی۔ اے کا رزلٹ نکلا تو مجھے اسی وقت آپکو خط لکھنا چاہیئے تھا کیونکہ میں نے دعا کے لئے تو خط لکھے تھے کہ میں کامیاب ہو جاؤں مگر پاس ہونے کی اطلاع آپکو نہیں دی۔ اس کی وجہ صرف رزلٹ آنے کی دیر تھی۔ اب جبکہ رزلٹ کا پتہ کروایا ہے تو خط لکھنے بیٹھ گئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بی۔ اے کے امتحان میں کامیابی سے نوازا ہے۔ کارڈ نہ ملنے کی وجہ سے مجھے صحیح نمبر معلوم نہیں ہیں اس وجہ سے آپکو نمبر نہیں بتا سکتی۔ بس دعا کریں کہ اچھے نمبر ہوں اور مزید ترقی کے سامان پیدا ہوں۔ میری یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ اللہ تعالےٰ مجھے دینی و دنیوی علوم وافر عطا فرمائے اور اس علم کو پھر میں خدمت دین میں استعمال کر سکوں۔ بس ہمیشہ اپنی دعاؤں میں مجھ عاجزہ کو یاد رکھیں اور میرے گناہوں کی بخشش کی بھی دعا کریں کہ خدا تعالےٰ مجھے نیک بنائے اور سچی احمدی بننے کی توفیق دے۔

طِب و صحت ـــــ ڈاکٹر ایس اے اختر

کینسر کی علامات

۱۔ چھاتی یا کسی اور جگہ گلٹی کا ہونا۔
۲۔ معمول کے خلاف خون کا بہنا یا کسی رطوبت کا خارج ہونا۔
۳۔ جلن یا خراش جو ٹھیک نہ ہو۔
۴۔ آواز کا بیٹھنا یا پھٹنا۔ اور ایسی کھانسی جو عام دوائیوں سے ٹھیک نہ ہو۔
۵۔ پیشاب یا پاخانہ کے معمول میں تبدیلی یا ان میں خون کا آنا۔
۶۔ بدہضمی یا نگلنے میں دقت پیش آنا۔
۷۔ گومڑ یا مسّہ میں تبدیلی۔

اگر مندرجہ بالا علامات میں سے کوئی بھی دو ہفتوں سے زیادہ دیر سے ہے تو فوراً اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ

۹- فروری ۱۹۹۳ء

عبدالحمید صاحب لاہور سے فرنٹیئر پوسٹ (۹ فروری ۱۹۹۳ء) کو لکھتے ہیں:

"میں چاہوں گا کہ لوگوں کی توجہ ان کی اس مضرت رساں عادت کی طرف مبذول کراؤں جس کا تعلق پبلک جگہوں پر خاص طور پر بسوں اور ویگنوں میں سگریٹ نوشی سے ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دھوئیں کی پروا کئے بغیر اوروں کو پریشان کرتے ہیں۔ اور بیماریوں میں مبتلا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

طبی ماہرین کا خیال ہے کہ سگریٹ نوشی سے کینسر کے مرض میں اضافہ ہو رہا ہے اور اسی طرح دوسری کئی امراض میں بھی۔ ان کا خیال ہے کہ اگر سگریٹ نوشی پر پابندی لگا دی جائے تو ایسے مریضوں کی مقدار میں تیس فی صد کمی ہو سکتی ہے۔ سگریٹ نوشی کے اثرات نہ صرف پینے والے کو ضرر پہنچاتے ہیں بلکہ اس کے قریب رہنے والوں کو بھی۔

لاہور ہائی کورٹ نے لاہور کی گندگی کے متعلق از خود نوٹس لیا تھا۔ اور اسی طرح ان گاڑیوں کے متعلق بھی جو دھوئیں چھوڑتی ہیں اور آلودگی پیدا کرتی ہیں اور اسی طرح لوگوں کی صحت پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ سپریم کورٹ پاکستان نے بھی ایسے دودھ فراہم کرنے والوں کے خلاف از خود نوٹس لیا تھا جو لاہور کے شہریوں کو غیر صحت مندانہ دودھ سپلائی کرتے ہیں۔

عبدالحمید صاحب کہتے ہیں کہ میں لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس صاحب اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس صاحب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ از خود نوٹس لیتے ہوئے حکومت سے کہیں کہ وہ ایسے قوانین نافذ کریں جن کے ذریعے اس بات پر پابندی لگائی جا سکے۔ میں پارلیمنٹ کے اراکین سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ موثر قانون سازی کر کے کینسر کے مرض اور اسی طرح دیگر بیماریوں کو سگریٹ نوشی پر پابندی لگا کر روکے۔ اسی طرح ایسی صنعتوں پر بھی پابندی لگائی جائے جو ماحولیات کو آلودہ کرتی ہیں۔

فرنٹیئر پوسٹ

۲- مارچ ۱۹۹۳ء

روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ کے ۲ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں رحیم یار خان سے مصطفےٰ زیدی لکھتے ہیں کہ میں خود ایک طالب العلم ہوں اور طرز تعلیم کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا تعلیمی سسٹم ایک سائیکل کی طرح ہے جو ایک ہی جگہ کھڑا ہے۔ آپ اس کے پیڈل جتنا بھی چاہیں چلاتے رہیں یہ اسی جگہ پر کھڑا رہے گا۔ ہماری پرائمری تعلیم خاص طور پر ناقص ہے اور یہ بات زیادہ تر دیہات کے علاقوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ پرائمری سکولوں کے اساتذہ غیر تربیت یافتہ ہیں اور ان میں سے ایک بہت بڑی تعداد ایسے اساتذہ کی ہے جو کئی ماہ تک سکول میں حاضر نہیں ہوتے۔ اور جو اساتذہ حاضر ہوتے ہیں انہیں تعلیم دینے کی تربیت نہیں دی گئی ہوتی۔ حکومت کی طرف سے جو ان سکولوں کو امداد ملتی ہے وہ بھی کافی نہیں ہے۔ شہری علاقوں میں لوگ سکولوں کی کیفیت سے واقف ہیں۔ لیکن اپنے بچوں کو ان سکولوں میں اسلئے داخل کروانے پر مجبور ہیں کہ مہنگے سکولوں میں داخل نہیں کروا سکتے۔ جہاں تک پرائیویٹ ایجوکیشن کا تعلق ہے یہ خاصی مہنگی ہے اور عوام الناس کی دسترس سے باہر ہے۔ ہماری حکومت اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ وہ خواندگی کی شرح کو بڑھا رہی ہے۔ اور اسی لئے وہ پرائیویٹ سیکٹر میں سکولوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتی ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر اس بات کے لئے آزاد ہے کہ وہ اپنی پالیسیاں خود بنائے وہ آئے دن فیسوں میں اضافہ کرتے رہتے ہیں اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تعلیم کا معیار بھی گرتا چلا جا رہا ہے۔ ان کی نگرانی کرنے والا بھی کوئی نہیں۔ جہاں تک ان سکولوں کا تعلق ہے یہ ایک نفع مند کاروبار کی حیثیت اختیار کر گیا ہے نہ کہ جذبے کے ساتھ کام کرنیوالے ادارے۔ دیہات میں استاد اپنے طالب علموں کو اپنے گھر کے کاموں پر لگائے رکھتے ہیں اور ہماری قوم کے یہ معمار آغاز ہی میں تعلیم سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور ورکشاپوں پر کام سیکھنا شروع کر دیتے ہیں جہاں کہ استاد انہیں "چھوٹا" بنا دیتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے تعلیم حاصل نہیں کی ہوتی۔ یہ "چھوٹے" باقیماندہ ساری عمر "چھوٹے" ہی رہتے ہیں۔ یہ ایک بڑی افسوسناک حقیقت ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس طریق کار کو روکیں اور اپنی قوم کے معماروں کو "چھوٹے" نہ بننے دیں ہماری حکومت ہمارے امراء اور ہماری غیر سرکاری تنظیمیں ان سب پر لازم ہے کہ وہ اس موضوع کی طرف پوری توجہ دیں۔ پرائمری تعلیم کو جدید خطوط پر لایا جانا چاہیئے ایسے ادارے موجود ہونے چاہئیں جہاں پر اساتذہ کو ٹریننگ دی جا سکے جسطرح آرمی کے اور سول سروس کے ادارے ہیں۔ یہی ایک طریق ہے جس سے ہماری تعلیم کا معیار بلند ہو سکتا ہے۔

فرنٹیئر پوسٹ

۹- مارچ ۱۹۹۳ء

دی فرنٹیئر پوسٹ ۹ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک اداریے میں کہتا ہے کہ جمعیت علمائے اسلام نے ذکریوں کے خلاف اپنی مہم تیز تر کر دی ہے۔ جے یو آئی نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۲۱ رمضان سے ۲۷ رمضان تک اس بات کے لئے مظاہرے کریگی کہ ان کا یہ مطالبہ کہ ذکریوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ تسلیم کیا جائے اور ایسا اس لئے کیا جا رہا ہے کہ غالباً ۲۷ رمضان پر ذکری کوہ مراد پر اپنے سالانہ اجتماع کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ یہ کوہ مراد تربت کے پاس ہے۔ جے یو آئی چاہتی ہے کہ وہ ۲۷ تاریخ تک وہ جذبات کو خوب بھڑکا دے۔ پاکستان مسلم ذکری انجمن کے سیکرٹری جنرل اپنے آپ کو اس بات پر مجبور پاتے ہیں کہ یہ تنبیہہ کریں کہ اگر گورنمنٹ نے انہیں حفاظت نہ دی بنیاد پرستوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کی تو قتل و غارت ہو گا۔ حال ہی میں کوہ مراد پر اکٹھ سے جو حملہ کیا گیا ہے وہ ان ارادوں کو ظاہر کرتا ہے کہ ذکریوں کی رسوم کا سہارا لے کر سیاست پر اثر ڈالا جائے۔ سیاسی فوائد حاصل کئے جائیں۔ جے یو آئی نے ذکریوں کے مسئلے کو ایسے علاقوں میں جہاں بلوچوں کا اثر ہے سیاست کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ ان کا اپنا اثر و رسوخ پختون لوگوں میں ہے جن کا تعلق بلوچستان سے ہے اور یہ ایک نسلی مسئلہ ہے ان کے لئے ایک روک پیدا ہوئی ہے اپنے حلقے کو وسیع کرنے میں نتیجۃً جے یو آئی نے ایسا لگتا ہے کہ بلوچستان میں مداخلت کا ارادہ کیا ہے وہاں اپنے اسلامی خیالات کو پھیلانے کی کوشش کی جائے گی بہ نسبت اس کے کہ اپنے نسلی تشخص کو پیش کیا جائے یہ بات نہایت مایوس کن ہے کہ پاکستان میں اپنے اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے کے لئے عام طور پر یہ کوشش کی جاتی ہے کہ کسی ایک فرقے کو دائرہ اسلام سے نکال باہر پھینکا جائے۔ جے یو آئی کی ساتھی انجمن سپاہ صحابہ نے یہی کچھ پنجاب میں شیعوں کے ساتھ کیا ہے۔ جھنگ میں اس کے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ اگر تربت کو بھی ایسے ہی قتل و غارت کا علاقہ بنانا مقصود نہیں ہے تو اب وقت ہے کہ بلوچستان کی حکومت سختی کے ساتھ ایسے اقدام کرے جن سے ذکریوں کو اپنی رسوم کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کی جائے۔ مرکز کو بھی ایسی کارروائی کی حمایت کرنی چاہیئے اور اس بات کا ہرگز خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ مختلف سیاسی دھڑے کیا کہتے ہیں۔ قومی اسمبلی میں ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کو سرے سے مسترد کر دینا چاہیئے۔

بقیہ: صؔ ۴

بنتے ہیں اور قربانیوں کی تحریکات کا سلسلہ بہت شاندار ہے جو ہمیں روزانہ حضور کے ارشاد یاد دلاتا رہتا ہے۔ امید ہے کہ چھوٹی چھوٹی سرخیوں کا سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔

میں قارئین الفضل کو ایک چھوٹی سی بات کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ حضور کی تحریکات جیسے حال ہی میں پیارے امام نے بوسنیا کے مسلمان بھائیوں کی امداد کی تحریک کی ہے۔ کچھ طبقہ کے ہمارے بھائی بعض اوقات ایسی تحریکوں میں صرف اس وجہ سے نہیں حصہ لیتے کہ وہ زیادہ کچھ ان کی مدد نہیں کر سکتے (یعنی وہ بہت تھوڑی رقم دے سکتے ہیں) اس طرح وہ ایک عظیم تحریک میں حصہ لینے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ انسانیت کی فلاح کا سال جو ہے ہمیں اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وہ جنہوں نے اس تحریک میں ابھی تک حصہ نہیں لیا انہیں اس عظیم الشان تحریک میں شامل ہونا چاہیئے۔

اگر یہ خط الفضل میں "آپ کا خط ملا" کے کالم میں شائع ہو سکے تو مشکور ہوں گا میرے امتحان بھی نزدیک ہیں۔ اپنے قارئین سے تمام احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ خدا حافظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

علی ناصر ابن غضنفر علی
پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ

مدثر احمد ابن ناصر احمد
جہلن ضلع گوجرانوالہ

موناسمار بنت غلام احمد بھٹی
جہلن ضلع گوجرانوالہ

صالحہ اشرف بنت محمد اشرف
جہلن ضلع گوجرانوالا

خرم احمد ابن محمد اشرف
جہلن ضلع گوجرانوالہ

فضل الرحمان ابن ارشد محمود
پھلوکی ضلع گوجرانوالہ

عدنان مبارک ابن مبارک احمد
پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ

عدنان احمد ابن محمد اسلم
پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ

شاہد احمد ابن مسعود احمد
پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ

منصب نادر ابن غلام غوث
مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ

جنید احمد ابن شوکت حیات
مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ

جمشید سلطان ابن ذوالفقار احمد
مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ

مسرور احمد ابن محمد نواز
مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ

وقاص احمد ابن ظفر اللہ
مانگٹ اونچا ضلع گوجرانوالہ

بسالت حیات ابن لیاقت حیات
مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ

عدیل احمد ابن رشید احمد
مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ

خرم شہزاد ابن محمد عارف
مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ

علی عامر ابن منیر احمد
علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

محمد مظہر ابن محمد اکرم
چک پٹھان۔ ضلع گوجرانوالہ

آنسہ جاوید بنت جاوید اقبال
مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ

عمران احمد ابن سفدر زمان
مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ

بقیہ صفحہ ۳

اس لئے مخالفین کو تکبر اور اعراض سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ جب ان کی کلی تباہی کا فیصلہ کر دیا گیا تو پھر ان کی کوئی تدبیر انہیں بچا نہیں سکے گی۔

یہ تو شرعی عذابوں کا ذکر تھا۔ طبعی عذابوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے (ـــ) یعنی اللہ تعالیٰ کبھی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی اندرونی کو نہ بدل لے۔ جب وہ خود اپنے اعمال سے اس مقام کو کھو بیٹھتی ہے جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کیا تھا تو خدا تعالیٰ کا سلوک بھی اس سے بدل جاتا ہے۔ اور وہ قوم ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتی ہے۔ گویا خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے انعامات کے وارث ہوں مگر جب وہ خود اپنے ہاتھوں زہر کھانا شروع کر دیں تو خدائی قانون کے ماتحت وہ زہر ان کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

یہی وہ قوانین ہیں جن کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس نے اپنی رحمت کے ساتھ سے تم سے عذاب کو روک رکھا ہے اور کئی قسم کی شرائط کے ساتھ مشروط کر دیا ہے۔ اور یہ تمہارا کام ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے اس قانون سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور خدائی احکام کو قبول کر کے اس کے شرعی عذاب سے اور قوانین نیچر کی اقتدا کر کے اس کے طبعی عذاب سے بھی بچو اور خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام نعماء سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۲۸ ، مارچ ۔ ہلکی سردی کا سلسلہ جاری ہے ۔ اب دھوپ نکل رہی ہے ۔

○ بتایا گیا ہے کہ بہاولپور میں نماز عید الفطر کے دوران مسجد پر دستی بموں سے حملہ کیا گیا جس سے پانچ نمازی ہلاک ہو گئے اور چالیس زخمی بتایا گیا ہے کہ تین نامعلوم افراد نے جامع مسجد چاہ فتح خان میں تین بم مارے قانون نافذ کرنے والے ادارے کا ایک کارکن ہلاک ہو گیا اور ۱۸ ، زخمی ہوئے ۔ اعلیٰ حکام موقع پر پہنچ گئے اور پولیس اہلکاروں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئیں ۔

○ وزیر اعظم نواز شریف جن کے متعلق ایک عرصے سے افواہیں گشت کرتی رہی ہیں کہ ان کے صدر سے اختلافات وسیع سے وسیع تر ہوتے جا رہے ہیں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ انہوں نے صدر مملکت سے ایک اور ملاقات کی ہے ۔ اس ملاقات کے دوران مختلف امور پر تبادلہ خیالات کیا گیا ۔ کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم نے دورۂ جرمنی کے سلسلے میں صدر سے رہنمائی حاصل کی صدر نے عالمی سطح پر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں شبہات کا توڑ کرنے کے لئے خصوصی حکمت عملی سے انہیں آگاہ کیا ۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ صدر مملکت نے ایک بار پھر واضح کیا کہ وہ آٹھویں ترمیم کو جمہوریت کے استحکام اور غیر یقینی صورتحال کے خاتمہ کے لئے ضروری تصور کرتے ہیں ۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ وزیر اعظم کی صدر مملکت سے یہ ملاقاتیں مثبت اور تعمیری ہیں ۔

○ جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ کے خلاف توہین عدالت کیس کی سماعت مکمل ہو گئی ہے اور سپریم کورٹ نے فیصلہ محفوظ رکھا ہے ۔ کہا گیا ہے کہ فوج کے سابق سربراہ اس بات کا اقرار کر چکے ہیں کہ انہوں نے وسیم سجاد کے ذریعے عدالت عظمیٰ کو پیغام بھیجا تھا ۔ اور اخبارات نے ان کا بیان ٹھیک شائع کیا تھا ۔ ان کے عدالتی بیان سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ توہین عدالت کے مرتکب ثابت ہو چکے ہیں ۔ یہ بات اٹارنی جنرل نے مقدمے کی سماعت کے دوران کہی ۔ عدالت عظمیٰ کے فل بنچ کے استفسار پر وکیل صفائی فخر الدین جی ابراہیم نے اپنے ایک مختصر سے بیان میں کہا کہ "میٹ دی پریس" میں دیا جانے والا بیان اسلم بیگ کا اپنا نہیں تھا ۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں یہ باتیں کہی تھیں ۔

○ وزیر اعظم نواز شریف یورپی دورے پر لندن روانہ ہو گئے ہیں ۔ انکی روانگی کے ایک ہی روز بعد برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر سے ان کی ملاقات کا پروگرام تھا جس کے بعد انہیں جرمنی جانا ہے ۔

○ بتایا گیا ہے کہ سپاہ صحابہ کے مرکزی نائب صدر مولانا عبد اللہ خان کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

○ بہاولپور پولیس نے اقبال قاسم کی رپورٹ پر چار افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے ۔

○ بتایا گیا ہے کہ ایک طیارہ جسے ایک سکھ نے اغوا کر لیا تھا ۔ اسے پاکستان میں اتارنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی ۔ ہائی جیکر نے طیارہ پاکستان لے جانے کے لئے کہا لیکن پاکستانی حکام کی طرف سے اجازت نہ ملنے پر طیارہ امرتسر اتر گیا ۔ کہا جاتا ہے کہ اس ہائی جیکر کا نام ہری سنگھ ہے جس نے جہاز کے مسافروں کو بتایا کہ اس نے جسم پر بارود باندھ رکھا ہے لیکن پتہ چلا ہے کہ دراصل اس کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہیں ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حالات کے پیش نظر عید الفطر سادگی اور غم سے منائی گئی ۔ سب سے بڑا اجتماع درگاہ حضرت بل میں ہوا ۔ عید کی نماز کے بعد دعا کی گئی اور اس عہد کا اعادہ کیا گیا کہ وہ ہر حال میں آزادی حاصل کر کے رہیں گے ۔

○ کابل میں صدر افغانستان برہان الدین ربانی نے عید کے خطبہ میں ایک پالیسی بیان دیا ۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس موقع پر در پردہ سیاسی کشمکش جاری رہی ۔ گلبدین حکمت یار نے مختلف وفود سے ملاقاتیں کیں ۔

○ سلامتی کونسل نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ صومالیہ میں امن فوج بھیجنے کی ضرورت ہے ۔ ۲۸ ہزار فوجی یکم مئی سے صومالیہ میں موجود امریکی فوج کی جگہ لے لیں گے ۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ نواب شاہ کے بے زمین ہاریوں کو جلد زمین دی جائے گی انہوں نے کچے کے علاقے کے ایک دور دراز گاؤں میں ہاریوں کے ساتھ بھی عید منائی ۔

○ بتایا گیا ہے کہ پی آئی اے کے نئے سربراہ نے مزید سہولتوں کی فراہمی کا جائزہ لینے کے لئے کراچی سے اسلام آباد تک مسافروں کے ہمراہ سفر کیا ۔

○ وفاقی وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ پاک بھارت جنگ کا فوری طور پر کوئی امکان نہیں ۔ بھارت سے این پی ٹی پر دستخط کرائے بغیر پاکستان سے اس بات کی توقع کرنا ناانصافی ہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس معاملے میں سفارتی حمایت حاصل ہے ۔ پاکستان وسطی ایشیا کے علاقے کے لئے گیٹ وے کا کام دے سکتا ہے ۔ اس علاقہ کے مسلم ممالک سے پاکستان کے مذہبی تاریخی اور ثقافتی تعلقات قائم ہیں ۔

○ بورس یلسن صدر روس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ مخلوط حکومت بنانے پر رضامند ہو گئے ہیں ۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ روسی تاریخ کا مشکل ترین اجلاس شروع ہو گیا ہے ۔ بورس یلسن کے دو ہزار حامی اور چار ہزار مخالف شرکت کر رہے ہیں ۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف نعرے لگائے ۔ روس کی آئینی عدالت کے چیف جسٹس نے روس میں جلد انتخابات کے لئے دس نکاتی منصوبہ پیش کیا ہے اور اس موقعے پر پارلیمنٹ کے سپیکر کی طرف سے اپنا عہدہ چھوڑنے کی پیشکش کی گئی ہے ۔

○ بوسنیا کے دس خود مختار حصوں میں بانٹنے کا معاہدہ طے پا گیا ہے ۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ اگر سربیا والوں نے اس معاہدے کو تسلیم نہ کیا تو عالمی برادری کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے گا ۔ بوسنیا کے صدر نے کہا ہے کہ اگر دس روز کے اندر اندر تمام فریقوں نے اس معاہدے کو تسلیم نہ کیا تو وہ اس معاہدہ پر کئے گئے اپنے دستخط کو کالعدم کر دیں گے ۔

○ بنگلہ دیش میں یوم آزادی پر مظاہرین اور پولیس میں تصادم کے بعد پچاس افراد زخمی ہو گئے ۔ مظاہرین کا یہ مطالبہ تھا کہ جماعت اسلامی کے مولانا غلام اعظم پر مقدمہ چلایا جائے ۔

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS 200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS 100/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ ۔ ربوہ
فون : ۶۰۶ - ۷۷۱

دانتوں کا معائنہ مفت ۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۴ بجے ۸½ بجے شام

گرمی جگر مثانہ ، گیس ، کمزوری اور حبس کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
فون : ۳۰۹۰ (کوڈ ۰۴۳۸)
ذہنی پریشانی ، خوف ، دہشت ، گھبراہٹ سے نجات

بیت

حبوب مفید اٹھرا
۱۵ گرام ۔ ۱۶/-
۶۰ گرام ۔ ۴۸/-

اکسیر اولادِ نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے

زد جام عشق
خاص
۴۸۰/- روپے

روشن کاجل
۵/- روپے

تریاقِ معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۳۴ - ۵۳۴ (۰۴۵۲۴)